UNIVERSAL LIBRARY
OU_226236
UNIVERSAL LIBRARY

احسن الافادة لارباب الارادة

مولفہ حضرت قدوۃ العلماء والاولیاء اسوۃ الفضلاء والاصفیاء

سیدی مولانا حافظ شاہ علی انور قلندر زیدہ اللہ مجدہ الاطہر

حسب اجازت

حضرت وارث الانبیاء افضل الاتقیاء مولانا شاہ محمد حبیب

قلندر دام فیضہ الاوفر

در مطبع گلشن ابراہیمی طبع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

	خدائی گردہ پیغمبری کن		الٰہی عاشقان را رہبری کن

الحمد لله[۱] العلی الاعلیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ سیما محمدن المصطفیٰ وآلہ واصحابہ الذین ھم اقاموا عماد الدین بالمساعی والتقی واولیائہ الکاملین واصفیائہ العاملین بالاحوط والازکی ذی النفوس المطمئنۃ والقلوب المزکی[۱] اما بعد رہروان طریقت وسالکان طریقہ حقیقت یعنی جامعان بین الشریعۃ والطریقۃ پر پوشیدہ نہ رہے کہ اس زمانہ مین ایک شاہ صاحب نے حضرت قدوۃ قدرت خداوند نعمت مرشدی والی مولانا شاہ علی اکبر قلندر[۲] انار اللہ قلوبنا ببرکاتہ سے صورت جواز بیعت زوجہ با زوج بلکہ اوسکی اولویت پر کچھ استفسار کیا فقیر حقیر نے حسب ارشاد عالی جو کچھ اون کی خدمت مین جواہر زواہر با قتباس و اتباع راہ وروش ارباب سلف

---

[۱] سب تعریف اللہ بزرگ وبرتر کی لیے ہی اور درود وسلام اون بندون پر جنکو اوسنی برگزیدہ کیا خصوصاً حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی اولاد واصحاب پر جنھون نے اپنی کوششون اور پرہیزگاریون سے دین کی ستون قائم کیے اور اولیاء کاملین واصفیاء پر جو احتیاط اور پاکیزگی پر عامل اور صاحب نفوس مطمئنہ وقلوب پاکیزہ ہین ۱۲

[۲] آپکی وفات ستر رجب المرجب روز چہار شنبہ سن تیرہ سو چودہ ہجری مین ہوئی ۱۳۱۴ ہمارے قلوب اللہ اونکی برکتون سے روشن کرے ۱۲

رحمہم اللہ پیش کیے اون کا شائع و مشتہر کرنا بوجہ مصلحت وقت و زمانہ پر آشوب کے صواب دید نظر آیا کہ ع بر رسولان بلاغ باشد و بس +

کتاب من جواب است ہین نہ جنگ ست	کلوخ انداز را پاداش سنگ است

لہذا واضح ہو کہ بیعت زوجہ کی زوج سے جایز ہونے مین کلام نہین ہے مگر اوس کا ترک ہی اولیٰ و احوط ہے کئی وجوہ سے۔

وجہ اوّل ع ہزار نکتۂ باریکتر ز مو این جاست نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ حرمت محارم شرعیہ کی آیۂ قرآنی حرمت علیکم سے تو پائی جاتی ہے مگر اوسکے سر خفی پر عقل قدسی نے یون بالہام الٰہی رسائی پائی ہے کہ مضمون آیت اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَاءِ[1] و مفہوم آیت وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً[2] معاً خیال کرنے سے زوجہ کو بوجہ اسکے کہ اپنے شوہر حاکم قاہر کے قہر حکومت مین ہے ایک گونہ تذلیل ماسوای محبت باہمی زوجین کے لازمی و ضروری ہے کہ وہی نشان قہر ہے جس پر حالت وطی کی نہایت عمدہ شاہد ہے کہ اسی جگہ عورت کو فراش سے عرف شرعی مین تعبیر کیجاتی ہے پس اگر اپنے اصول سے نکاح درست کیا جاتا تو لازم آتا کہ اصول جو واجب التعظیم ہین اونکی براہ قہر تذلیل کی جاتی اور آب منی جو بالطبع جانب اسفل مائل ہے اوسکو حرکت صاعدہ قسریہ دیجاوے وھو کما تری اور فروع و اصول تمام تر لائق تعظیم و شفقت و رحمت کے مستحق ہین۔ رہگئے اپنے فروع وہ ہمہ تن شفقت ہی شفقت کے خواستگار ہین و نیز بھی ایسی تذلیل جو قہر کا نشان بلکہ خود قہر کہا جاے تو بیجا ہی نا مناسب محض ہی اسی واسطے شارع علیہ السلام نے حرمت وطی کو تجویز فرمایا پس اگر مریدہ سے نکاح تجویز

[1] مرد غالب ہین عورتون پر ۱۲ [2] اور گردانی آپس مین تمھارے دوستی اور رحمت ۱۲

کیا جاوی تو مثال قباحت مذکورہ بالا کا وجدان پر ظاہر ہے کیونکہ بوقت بیعت مروجہ باجماع حضرات مشائخ رضوان اللہ علیہم اجمعین مرید یا مریدہ کو اپنا فرزند زبان مبارک سے فرمایا کرتے ہین اور کتب تصوف سے یہ بات ثابت ہے کہ مرید منجملہ فرزندان شیخ کی ہوتا ہے شیخ کو ہمہ تن اوس پر شفقت مثل پدر بلکہ مع شی زائد رکھنا چاہیے اور اوسکو بھی اپنے مرشد کا باپ سے زیادہ ادب کرنا چاہیے کہ یہ بات اظہر من الشمس ہی ہر عامی جاہل جانتا ہے محتاج سند نہین **ف** اس مقام پر ایک بات اور قابل اعلام ہے جسکا یاد رکھنا مخاطب کا کام ہے کہ تقریر بالا سے یہ غرض نہین کہ بموجب شرع شریف عقد نکاح پیر با مریدہ ویسے ہی ناجایز ہے جیسا کہ دیگر محرمات شرعیہ ہین بلکہ غرض صرف اسی قدر ہی کہ باعتبار اسکے کہ حضرات صوفیہ قدسی صفات راہ احتیاط دین مین اختیار کیا کرتے ہین اونکے طریقہ خاصہ پر ازروی شرع شریف بہت عمدہ اشارہ اس موقع پر ہاتھ آیا ہے جسکا لحاظ اوس فرقہ ناجیہ کے حضرات پر بلحاظ اونکی راہ وروش واجب ہی گو دلیل قوی بطور نص صریح اوس پر شرع شریف مین موجود نہ ہو۔ فعلیک[1] بحفظ ہذا الفذ فیما یتلو علیک آنفاً

وجہ[2] دوم سمجھنا چاہیے کہ نکاح کیا چیز ہے۔ صاحب شرح وقایہ لکھتے ہین ہو عقد موضوع لملک المتعۃ۔ ای حل استمتاع الرجل من المرأۃ اور محشی چلپی نے لکھا وھو[3] فی اللغۃ الضم ثم یستعمل فی الوطی لوجود الضم فیہ وفی العقد لانہ سببہ صرح بہ مفتی الثقلین انتہی اور مرید ہونا ظاہر ہے کہ واسطے حصول مراتب قرب وصول الی اللہ

---

[1] پس تجھ پر واجب ہے اس قدر یاد رکھنا جو تیرے اوپر ابھی پڑھا ۱۲ [2] وہ ایک عقد ہے بنایا گیا ملک متعہ کے لیے یعنی مرد کے عورت سے فائدہ حاصل کرنے کے حلال کرنے کے لیے ۱۲

[3] اور وہ لغتاً بمعنی ضم ہے پھر استعمال کیا جاتا ہے وطی مین اسلیئے کہ ضم کا وجود اسمین پایا جاتا ہے اور عقد مین اس لیے کہ وہ اسکا سبب ہے اسکی تصریح کی مفتی الثقلین نے ۱۲

کے ہوا کرتا ہے پس وہ ضم ضمیمہ آیا عین اس وصال کا ہے یا غیر صورت اولی مین
ع برین عقل و دانش بباید گریست ۔ اور صورت ثانیہ مین مدعا ہمارا حاصل فہم من فہم ولله در
وجہ سوم ملاعبة الرجل مع امرأتہ و دواعی جماع آپ جانتے ہین کہ کس چیز کا نام
ہے پس اگر مریدہ پیر کی منکوحہ ہو جاوے یا منکوحہ مریدہ ہو جاوے تو مریدہ کو آداب
پیر بجالانا اور پیر کو اوس پر شفقت والدانہ و مرشدانہ واجب ہوگئی لان الشئ اذا
ثبت ثبت بلوازمہ کیا پیر صاحب کو بھی وہی کھیل کودین اور قضاے شہوات
نفسانیہ مین اوقات عزیز کو ضائع کرنا ہوگا اور یہ اگر عکس موضوع نہین ہے تو کیا چیز
ہے مریدہ کے حق مین ثمرہ بے ادبیون اور بے اعتدالیون کا بجز حرمان اور بد نصیبی
غالبًا اور کیا تصور کیا جاویگا سے بے ادب محروم ماند از فضل رب +
وجہ چہارم منکوحہ کو مریدہ بنا کر اپنا فرزند کہنا شرعًا کفارۂ ظہار کو واجب کرسکتا
ہے کیونکہ عامہ کتب فقہ مین لکھا ہوا ہے کہ الظہار تشبیہ المسلم زوجتہ او ما
یعبر بہ عنہا او جزو شائع منہا بمحرم تابیدًا علیہ یصیر بہ مظاهرًا فیحرم
وطیہ علیہا و دواعیہ حتی یکفّر تو یہ اوس عبارت در المختار بلکہ بعض کتب فقہ کے
بعض مسائل سے ایسا مستنبط ہوتا ہے کہ زوجہ کو اپنی محارم دائمی سے مطلقًا تشبیہ دینا
یعنی عندی انت کامی یا کبنتی یا یون تکلم کرنا کہ انت امی یا انت بنتی موجب
طلاق اگر نہین تو اشتباہ ضروری واجب کرتا ہے گو باعتبار نیت قائل یا کسی دوسری

سلہ ۵ سمجھا جسنے سمجھا اور اللہ کے لیے اوسکی نیکی ہے ۱۲ سلہ۲ اس لیے کہ شے جب ثابت ہوئی اپنی لوازم کے
ثابت ہوئی ۱۲ سلہ ظہار مشابہت دینا مسلم کا ہے اپنی زوجہ کو یا ایسے اوس عضو کو جس سے کل زوجہ سے
تعبیر کیجائے یا کسی عضو شائع کو اوس کے ساتھ اعضای محارم کے کہ اوسپر اوسکو نظر حرام ہو پس ظہار ثابت ہو جائیگا
اور اوسپر اوسکی وطی و دواعی وطی حرام ہو جائینگے جبتک کفارہ [illegible] ۱۲

تاویل کے اوس پر مواخذہ چندان نہو مگر بلا ثبوت قطعی ظاہر شرع اوس کی برائت کا
حکم نہین دے سکتی ہے کما لا یخفی بالجملہ درصورت اسقاط حرف تشبیہ اور کچھ نہ سہی مکروہ
تحریمی ہونے مین کیا شک ہے کتاب درمختار اور اوس کے حواشی مین لکھا ہے ویکرہ
قوله انت امی و یا ابنتی و یا اختی و نحوہ مدنی محشی نے کراہت کو کراہت تحریمی تعبیر
(تو میری ماں ہے یا بیٹی یا بہن ۱۲)
کیا ہے اور حدیث مرفوع سنن ابی داود سے لکھی ہے اور امام محمد کا قول کتب فقہ مین موجود
ہے کہ کل مکروہ حرام پس کیسی غضب کی بات ہے کہ جورو کہتے کہتے دفعۃً بیٹی
(ہر مکروہ حرام ہے ۱۲)
بنادی جاوے یا بیٹی کہتے کہتے جورو بنالی جاوے حیای ایمانی علمای حقانی کی
ایسے معاملات سے کوسون دور رہتی ہے ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

وجہ پنجم خیال کرنے کی بات ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام حشر مین
شفاعت اہل محشر سے انکار بحجت کرنا اور خود کو بوجہ اکاذیب ثلاثہ کے لائق شفاعت
نہ سمجھنا جیسا کہ حدیث صحیح سے ثابت و متیقن ہے منجملہ اون تین جھوٹی باتون کے
ایک اپنی بیوی سارہ منکوحہ کو بپاس حرمت و خوف حاکم ظالم بہن کہنا بھی حدیث
ہی سے ظاہر ہے باوصف اس کے علماے ظاہر نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تاویل صحیح
اوس کی دینی بہن سے باعتبار اخوت اسلامی ہو سکتی ہے مگر بخوف روز پرہول قیامت
و نیز بدین وجہ کہ ع نزدیکان را بیش بود حیرانی * وہ اوس لغزش کے خوف سے
کہ مبادا گرفت ہو انکار شفاعت سے کرین گے پس معلوم نہین ہوتا کہ ارباب تصوف
کب دیدہ و دانستہ ایسے امور کے مرتکب ہو سکتے ہین جبکہ ایسے پیغمبر اولو العزم کی حالت خاصّہ
سے ہم کو مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے فافهم و کن من الشاکرین
(پس سمجھ اور شکر گذار ہو ۱۲)

وجہ ششم یہ امر ظاہر ہے کہ معاملت باہمی زن و شو کے غالباً شہوات نفسانی سے

خالی نہین ہوتی پس پیر صاحب کا وقار اور ہوا جس نفسانی پر لات مارنا جو لوازم
شیخی و مقتدائی سے حسب تفصیل ائمۂ فن مثل حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی
و دیگر مشایخ عظام نے سبحان اللہ بہت اچھی طور سے مرید کے ذہن نشین خلوت
و جلوت مین ہوا کریگا قول تو قول یہان فعل ہی مکذب شیخی و مقتدائی ہے جس مین
نفس کا مزکی ہونا لازم ہی نہوگا۔

وجہ ہفتم گو ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہین کہ ازواج مطہرات ہماری جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم کی آنحضرت ہی پر ایمان رکھتی تھین مگر اس قدر ہمارا قبول کرنا
ہم پر حجت الزامی نہین ہو سکتا کیونکہ وہان بیعت طریقت بایں ہیئت کذائیہ کب ہوئی
تھی اور بجاے فرزندا نکو ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کب فرمایا تھا و من ادعی[1]
ذلك فعليه البيان علاوہ بران وہ بیعت اسلامی و ایمانی تھی جس مین بجز تصدیق
ذات بابرکات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ ہی کی دست مبارک پر توبہ کرنی کے
بموجودگی حضور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی اور چارہ نہ تھا فاین[2] هذا من ذلك۔

وجہ ہشتم اس مسئلہ خاص مین کوئی قول و فعل حضرات صوفیہ صافیہ
قرون سابقہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کسی معتبر سند سے کسی ایک کتاب مین بھی منجملہ
کتب متداولہ کے منقول نہین پایا جاتا تالیف حضرات متاخرین مین جو تلاش
کی گئی تو بمقتضای جوینده یابنده کے ایک رسالہ مسمی بہ اسرار البیعۃ از باقیات
صالحات سر حلقہ چشتیان عظام حضرت خواجہ حسن مودودی چشتی
لکھنوی قدس سرہ البتہ ہاتھ آیا ہے جس مین بعینہ ہم نے اپنا مدعا پایا ہے

[1] اور جو شخص اسکا دعوے کرے اوسے دلیل لانا لازم ہی ۱۲ [2] پس اس سے یہ کہان ثابت ہی ۱۲

یعنی اونھون نے بھی ایسی بیعت کا ترک اولیٰ و احوط تحریر[۱] فرمایا ہے

[۱] عبارت رسالہ اسرار البیعۃ یہ ہے۔ واما بیعۃ الزوجۃ بالزوج فما رأیت احدًا
من الاکابر تکلم فیہ منعًا وجوازًا والاحتیاط فیہ الاقتصار بالمنع بوجوہ
الاوّل انہا لم یثبت لا فی الاسلاف ولا فی الاخلاف قولًا وفعلًا وتقریرًا
واما ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبیعتہن بالوضع المعمول فی المشائخ
لم یثبت لا فی خبر ولا فی اثر واما بخلافہ فہو العہد علی ما فی النصّ
ولا بدّ فان الایمان المنجی لا یتحقق الا بہ والثانی فانہ دلالۃ فعلیۃ لمن
ما زکّی نفسہ عن الشہوات فیکون ذالک لہم دلیلًا علی نفسہ للفساد
والثالث انہ لا بد للمرید من الادب بالشیخ والمعاملۃ التی بینہ وبینہا
یحکم بترکہ والترک تصرفا لعلۃ یفوت وفوت العلۃ مستلزم لفوت
المعلول ولذلک نری ما نزل فی الازواج المطہرات من التادیب
الالٰہی کما قال یٰنِسَاءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ الآیۃ فہن
امسکت انفسہن عما ہو مثبت وما عداہن من النساء لم یکن کہنّ
فمن المتعسرات بل المتعذرات ان یقع منہن الادب مع ازواجہن الا
ماذکروا والحکم علی الکثرۃ فالاحتیاط المنع واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
یعنی بیعت زوجہ بازوج مین آج تک مین نے کسی بزرگ کا قول دربارۂ منع وجواز نہین
دیکھا لیکن احتیاطًا یہ فعل کئی وجوہ سے ممنوع ہے۔ اوّل اس لیے کہ سلف سے خلف تک
کسی سے یہ بیعت ثابت نہین ہے نہ قولًا نہ فعلًا نہ تحریرًا۔ اب رہی ازواج مطہرات کی بیعت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی تو اونکی بیعت اس طرح کی جو معمولہ مشائخ ہے کہین سی ثابت نہین ہوتی؂

وھو[له] المقصود لی ولسائر المسلمین - اللھم اَرِنا الحق حقًا وارزُقنا اتباعہ واَرِنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ اور ظاہر ہے کہ بجا آوری آداب مرشدی مین دقت پر دقت کیسی پیش آئیگی دوم تکلف معاشرت شبانہ روزی گویا اور مصیبت پر مصیبت ہوگی -

* بقیہ حاشیہ صفحہ ۷ - نہ تو حدیث سے نہ سیر سے وہ بیعت اسلام تھی جو ضروری تھی اور جس کے بغیر ایمان منجی متحقق نہین ہوتا نہ بیعت طریقت اور یہان بحث بیعت طریقت سے ہے دوسرے یہ کہ ایسی بیعت حقیقتًا دلالت فعلی اس امر پر ہے کہ اوس کا نفس شہوات سے مزکی نہین ہے تو یہ اور دلیل فتنہ و فساد ہوگی کیونکہ اگر اس قسم کی بیعت صحیح مانی جائے تو مناکحت شرعیہ حتی کہ غیر شرعیہ اگر مریدہ سے ہو تو کیا مضائقہ نعوذ باللہ منہا کیونکہ مشائخ کے نزدیک مریدہ بمنزلہ دختر ہے جس طرح کہ مرید بمنزلہ پسر - تیسری یہ کہ مرید کے لیے آداب شیخ لازمی ہین اور میان بیوی کی معاملت مستلزم ترک ادب ہے جو مضر ہے پس علت ارادت یعنی ادب فوت ہو جائیگی اور علت کے فوت ہونے سے معلول کا فوت ہونا لازم آویگا اور اسی سبب سے ازواج مطہرات کو ادب ملحوظ رکھنے کے لیے یہ آیت حق تعالے نے نازل فرمائی کہ یا نِسَاءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ جب یہ آیۃ نازل ہوئی تو ازواج مطہرات نے اپنے نفوس کو ان باتون سے جسپر تادیب کی گئی روکا اونکے علاوہ عامہ عورات ویسی ہو نہین سکتین پس یہ نہایت دشوار بلکہ مشکل ہے کہ اونسے اپنے شوہرون کا پورا پورا ادب ہو سکے مگر نادر طور پر اور حکم کثرت پر دیا جاتا ہے نہ کہ شاذ و نادر پر پس احتیاط ممانعت ہی مین ہے - واللہ اعلم -

[له] اور وہی میرا مقصود ہے اور سب مسلمانون کا - یا اللہ ہمین حق کو حق دکھلا اور اوسکی متابعت کی توفیق دے اور باطل کو باطل دکھلا اور اوس سے بچنے کی توفیق دے ۱۲

وجہ نہم یہ کہ حضرات صوفیۂ کرام علیہم الرضوان کا ہمیشہ سے اکثر مسائل دینیہ مین یہی دستور رہا ہے کہ عامل بالاحوط و العزیمۃ و تارک الرخصۃ والاباحۃ ہر وقت رہنا چاہیے کیونکہ یہی حضرات مجاہدین نفس بجہاد اکبر حسب ایماے حکم ربانی وَالَّذِیْنَ جَاہَدُوْا فِیْنَا لَنَہْدِیَنَّہُمْ سُبُلَنَا و بموجب ارشاد رسول حقانی رجعنا[۲] من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر ہوا کرتے ہین پس حسب فرمودۂ خوجہ صاحب قدس سرہ کے مشایخ فی زماننا کو کاربند ہونا بھی ضروری ہے

وجہ دہم یہ کہ معاشرت زوجات کچھ عجیب کاوش و خلجان لحظہ بلحظہ کا باعث ہوا کرتی ہے ہر تجربہ کار فہیم و عقیل یقین کرسکتا ہے اور ہماری کیا حقیقت جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت ایک وقت خاص کی بروایت جابر صحیح مسلم سے مشکوۃ مین منقول ہے کہ دخل[۳] ابو بکر یستاذن علی رسول اللہ الی آخر الحدیث خلاصہ اس کا یون ہے کہ ایک بار جناب صدیق اکبرؓ نے اجازت اندر مکان مین داخل ہونیکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین حاصل کی حالانکہ دروازہ پر منتظر اور بھی بہت لوگ بیٹھے تھے مگر آپ ہی کو صرف اجازت ہوئی چنانچہ آپ اندر تشریف لے گئے بعد آپ کے حضرت عمرؓ بھی بعد حصول اجازت حاضر ہوے دیکھا کہ گھر مین سب بیبیان حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیرے ہوے بیٹھی ہین اور آپ چپ چاپ بصورت محزون بیچ بیچ مین تشریف رکھتے ہین حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسا کر خوش کرنا چاہا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[۱] اور وہ لوگ جنھون نے ہم مین جہاد کیا البتہ ہم انکو اپنے راستہ کی ہدایت کرینگے ۱۲ [۲] جہاد اصغر سے ہم جہاد اکبر کی طرف واپس آئے ۱۲ [۳] آئے حضرت ابو بکر طلب اجازت کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

ہنس کر فرمایا کہ یہ سب بیبیان مجھ کو گھیرے ہوے نفقہ مانگتی ہین تب حضرت
ابوبکر صدیق رض نے حضرت بی بی عایشہ رض کی گردن اور حضرت عمر رض نے بی بی حفصہ رض
کی گردن پکڑ کے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز طلب کرتی ہو جو
آپ کے پاس نہین ہے۔ تب سب کی سب کہنے لگین کہ ہم وہ چیز نہین مانگتے جو
آپ کے پاس نہین ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ یا اونتیس
روز اعتزال[1] فرمایا تب یہ آیت اوتری کہ یا ایھا النبی قل لازواجک[1] تا اجرا
عظیما۔ جس کا یہ خلاصہ مطلب ہے کہ ازواج مطہرات سے کہدو اور اون کو اختیار
دو کہ یا دنیا کو اختیار کرین یا اللہ اور اوس کے رسول کو چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے سب سے پہلے جنابہ صدیقہ رض سے اس بات کو ظاہر کر کے ارشاد فرمایا
کہ جواب مین جلدی مت کرو اپنے ماں باپ سے مشورہ وصلاح لے لو اوسپر حضرت
صدیقہ رض نے عرض کی کہ مین نے اللہ اور اوس کے رسول کو اختیار کیا اور کیا مین
آپ کے معاملے مین ماں باپ سے صلاح لونگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مگر میرے اس جواب کو کسی اور بی بی سے پہلے اوس کے جواب دینے سے ظاہر
نہ فرمائیے گا۔ بجواب اوس کے آپ نے فرمایا ان[2] اللہ لم یبعثنی معنتا ولا متعنتا
ولکن بعثنی معلما ومیسرا مجھ سے جو کوئی اون مین سے دریافت کریگا تا دونگا
علاوہ اس کے کتب احادیث کے دیکھنے سے اس سے بھی اور زیادہ کیفیات

کنارہ کشی ۱۲

[1] اے نبی کہہ اپنی بیبیون کے لیے ۱۲

[2] بے شک اللہ نے نہین بھیجا مجھکو کسی کے رنج دینے کو اور نہ خواہ مخواہ کسی کے تکلیف دینے کو
لیکن بھیجا ہے مجھکو احکام دین سکھانے اور آسانی کرنے کو ۱۲

نمایان ہین کہ ایک بار کسی بیوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سینۂ مبارک پر ہاتھ
مار کر ڈھکیل دیا تھا اوس پر اونکی مان نے اونکو مارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو منع فرمایا
ایسے ہی ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ صدیقہ کے مابین کسی
معاملہ مین گفتگو ہوئی تھی یہان تک نوبت پہونچی کہ حضرت صدیق اکبر بلا آئے
اور حکم مقرر کیئے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ پہلے تم کہوگی
یا مین کہون اوس کے جواب مین حضرت عائشہ نے کہا کہ تمہین کہو لیکن جھوٹ نہ کہنا
تب حضرت صدیق اکبر نے ایک طپانچہ ایسا مارا کہ اون کے مونھہ سے خون جاری
ہوگیا اور وہ بھاگ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچھے چھپ رہین اوس وقت آپ نے
حضرت صدیق اکبر سے فرمایا کہ ہم نے تم کو اس واسطے نہین بلایا تھا الغرض ایسے
معاملات زوجات کے اپنے خاوندون کے ساتھ بوجہہ ہر طرح کی محرمی اور ہمدمی کے
ہوا کرتے ہین بلکہ ضروریات سے بعض اوقات شمار ہوتے ہین مریدہ جس کو اپنے پیر
کے روبرو کالمیت فی ید الغسال [۵۱] ہونا لازم ہے کب سزاوار ایسی باتون کی
ہوسکتی ہین فاذلک [۵۲] بذہن الثاقب وانصف برای الصائب۔

وجہ یازدہم مجھکو خوب یاد پڑتا ہے کہ کسی حدیث کی کتاب مین حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کا یہ فعل لکھا ہوا ہے کہ بعد مرور ایام حج کعبۃ اللہ شریف کے آپ
حاجیون اور زائرون کو جو دور دراز سے آیا کرتے تھے زیادہ قیام کرنے نہین دیتے
تھے بدین وجہ کہ اگر یہ لوگ رہین گے تو گنجایش مکان کم ہوگی دوسرے ہر وقت

---

۵۱ مثل مردہ بدست زندہ کے ۱۲

۵۲ پس ذہن ثاقب سے ادراک اور رائے صائب سے انصاف کر ۱۲

کی بود و باش سے عظمت و ہیبت بیت اللہ اون کی نگاہون مین کم ہو جائے گی
اور تعظیم شعائر اللہ اور اون کی آداب و حرمت مین فرق آنے سے شامت
اون کی اون کو ہر طرف سے گھیر کر تباہ کر دے گی فقس علی ہذا کہ ہر وقت کی
بود و باش و نشست و برخاست و بے تکلفی بلکہ ہم پہلوی و ہم بستری مرید ہ کے
کیونکر ادب پیر کا قائم رکھ سکتی ہے عسی[۵۱] ان تحبوا شیئا و ھو کرہ لکم کلام اللہ
مین ایسی ہی باتون کی طرف اشارہ ہے۔

وجہ دوازدہم - خیال کرنے کی بات ہے کہ بعضے انبیاء کی بی بیون کو
بھی اون کے فیضان صحبت سے حرمان ہی رہا جیسا کہ قرآن مجید مین
سورۂ تحریم مین آیا ہے ضرب[۵۲] اللہ مثلا للذین کفروا امرأۃ نوح و
امرأۃ لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا صالحین فخانتاھما
تفسیر جلالین مین ہے کہ وکانت امراۃ نوح اسمہا واھلہ تقول لقومہ
انہ لمجنون و امراۃ لوط اسمہا واعلہ تدل قومہ علی اضیافہ اذا
نزلوا بہ لیلا بایقاد النار و نہارا بالتدخین یعنی والھہ زوجہ نوح
علیہ السلام کی اون کی قوم سے کہا کرتی تھی کہ وہ مجنون ہے اور واعلہ زوجہ
لوط علیہ السلام کا عجب حال تھا کہ جب کچھ لوگ ایمان لانے والے حضرت لوط
علیہ السلام کے پاس آتے تو رات کو آگ روشن کر دیا کرتی اور دن کو دھوان ایسا

---

۵۱ قریب ہے یہ کہ دوست رکھو گے تم کسی چیز کو اور وہ بری ہو گی تمھارے لیے
۵۲ بیان کی اللہ نے مثل اون لوگون کے لیے جو کافر ہوے عورت نوح و عورت لوط کی کہ یہ
دونون میرے نیک بندون مین سے دو بندون کے پاس تھین پس دونون نے اونکی خیانت کی

کرنی کہ امراے قوم جو کافر اور جابر تھے اس حال سے واقف ہو جاوین - تو
جب انبیاء علیہم السلام کی بی بیون کا یہ حال ہے تو جہ جاے اور عورتون کا
فافہم -

وجہ سیزدہم - ہمارے حضور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج
مطہرات نے باتون ہی باتون مین آپ سے شہد کو آپ کی ذات پر حرام کرا دیا
تھا جس کا کل قصہ بمالہ وما علیہ کتب احادیث و تفاسیر مین موجود ہے
جس پر سورہ تحریم کی یہ آیت نازل ہوئی کہ یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا
اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
یعنی اے نبی کیون حرام کر لیا تم نے اوس چیز کو جو اللہ نے تم کو حلال کی تھی
بعضی بی بیون کے راضی کرنے پر اور اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے -
پس کیا مرشد صاحب کا نفس مطمئنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی زیادہ
مطمئن ہو سکتا ہے ہرگز نہین ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؂

وجہ چہاردہم - زوجات کی خیانت معاملات زوج مین خاص کر
اس زمانے مین ایسی شایع ہو رہی ہے جس کی حد نہین باوجود اس کے مرید
پیر سے کب فیض یاب ہو سکتی ہے کَمَا یُنْبِئُنَا ھٰذِہٖ الْوِجْدَانُ السَّلِیْمُ[1]
اور خیانت عورات حدیث صحیحین سے ثابت ہے وعن[2] ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لولا بنی اسرائیل لم یخنز اللحم

[1] جیسا کہ مشاہدہ کرتا ہے اس کا وجدان سلیم ۱۲
[2] مروی ہے حضرت ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ ہوتے بنی اسرائیل سڑتا گوشت

ولولا [۵۱] حوا لم تخن انثی زوجها الدهر متفق علیه هذا فی مشکوة الشریف

وجہ پانزدہم - اس تحریر مین ضیق فرصت کے باعث زیادہ طوالت کو بذریعہ بیان کرنے عامہ حالات جبلیہ عورات کے مین نے چندان تعرض نہین کیا خود اللہ تعالے فرماتا ہے [۵۲] إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ قاضی بیضاوی اوس کی تفسیر یون فرماتے ہین [۵۳] فان کید النساء الطف واعلق بالقلب و اشد تاثیرا فی النفس ولانهن یواجهن به الرجال والشیطان یوسوس به مسارقة اور ظاہر ہے کہ سارا معاملہ فقر و تصوف قلوب پر مبنی ہے اون کے حق مین عورتون کی کیفیت قاضی صاحب نے بیان کردی اور کیا تعجب ہے کہ شیطان نے اس پردہ مین بھی بطور مسارقت وسوسہ جواز بیعت زوجہ با زوج بعض حضرات کے قلوب مین ڈالا ہو [۵۴] قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ إِلَٰهِ النَّاسِ مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ بالجملہ

---

۵۱ اور اگر حوا نہ ہوتین نہ خیانت کرتی کوئی عورت اپنے شوہر کی کبھی۔ متفق علیہ ہے۔ یہ (حدیث) مشکوة شریف مین ہے ۱۲ ۵۲ بے شک تمہارا مکر بڑا ہے ۱۲

۵۳ پس بے شک عورتون کا مکر نہایت لطیف ہے اور نہایت قلب پر لگنے والا اور نفس مین نہایت شدید اثر کرنے والا اور اس لیے کہ وہ مواجہہ کرتی ہین اوس سے مردون کا اور شیطان وسوسہ ڈالتا ہے اوس سے چورا کر ۱۲

۵۴ کہہ تو پناہ مانگتا ہون مین پروردگار آدمیون بادشاہ آدمیون معبود آدمیون کی برائی وسوسہ اوس خناس سے جو آدمیون اور جنون کے سینون مین وسوسہ ڈالتا ہے ۱۲

بنظر انھین وجود کے حضرت خواجہ حسن چشتی قدس سرہ نے احوط بعیت نہ کرنے کو لکھا ہے اور عمل بالاحوط والعزیمت مشایخ طریقت ہر امر مین ملحوظ فرماتے رہتے ہین لہذا بنظر انھین قبایح کے اگر کسی نے مطلق ناجایز کہا تو مضایقہ نہین اکثر کہا کرتے ہین کہ فلانی چیز مکروہ ہے وہان اس کی تصریح نہین کرتے کہ تحریمی ہے یا تنزیہی گو ارباب طریقت مکروہ تنزیہی سے بھی احتراز ضروری جانتے ہین اور مشایخ کا خاص اس باب مین جواز وعدم جواز کی تصریح نہ کرنا دلیل جواز پر نہین کیونکہ کہین کسی کتاب سے یا کسی کے افعال سے از سلف تا خلف یہ فعل ثابت نہین ہوا رہا اس تقدیر پر اس کو فی نفسہ مباح سمجھنا بھی نہ چاہیے کیونکہ اس کے کرنے کے قبایح جو ہین اون کا بیان کراہت اوپر ہو چکا ہے اور کراہت سے تصوف کی راہ دور ہے وما علینا الا البلاغ المبین[سلہ] فعلیك بھذہ البراھین الساطعة التی ھی خمسة عشر فی فقك اللہ بھا وبتائید ائمتنا فی مقابلة المخالفین بالخیر والظفر **تنبیہ** اگر کوئی نادان میری اس تقریر سے یہ وسوسہ اپنے دل مین پاوے کہ برین تقدیر چاہیے کہ وہ زن وشو جو ایک ہی مرشد سے بیعت کرین اون کے نکاح مین فتور آجاوے فقل[سلہ] فی جوابہ ان قیاسك کاول من قاس واعوذ منہ برب الناس کیونکہ ہمارا بیعت منکوحہ کو زوج سے درست نہ بتانا ایک

[سلہ] اور ہمپر واجب نہین ہی مگر پیام پہونچانا پس تجھ پر ان پندرہ دلائل روشن کا یاد کرنا ہے تجھکو اللہ اس کی توفیق دے اور ہمارے ائمہ کی تائید سے مقابلہ مخالفین مین خیر وظفر کے ساتھ ۱۲

[سلہ] پس اس کے جواب مین کہہ کہ تیرا قیاس مثل اوس کے ہے جس نے پہلے قیاس کیا اور پناہ مانگتا ہون مین اوس سے پروردگار آدمیون سے ۱۲

ایسی علت لطیف اور نازک چیز ہی ہے جس کی لطافت کا قدرے اوپر بیان کیا گیا وہ صرف انھین دو متوافقین کی ذات مین جاری ہو سکتی ہے جسمین کہ وہ دونون عقد باہم موجود ہوے ہون اوروں پر اوس کا انتقال اور مؤثر ہونا ایسا نہین ہے جو ایسے فتور کا باعث ہو دیکھو اولاد اعمام وغیرہ پر اثر حرمت بنص قاطع نہین پہونچتا ہے وقل[1] لہ ایضا ان احفظ بالجواب الشافی فانہ یکشف غطاء بصرک و یشفیک من مرض اذیک و یاتیک بھا عقل سلیم و فھم مستقیم فیزیل بہ کل وسوسۃ یوسوس فی قلبک فانہ شفاء لما فی الصدور فافھم و تدبر و انصف و لا تعسف ھذا ما تیسر لی فی ھذا المقام بالھام الملک العزیز العلام والحمد للہ اولا و اخرا و ظاھرا و باطنا والصلوۃ والسلام علی رسولہ یوما و لیلا بل انا فانا قد تمت ھذہ الورقات فی بضع الانات فقط

[1] اور کہہ تو اوس کے لیے یہ بھی کہ یاد کر جواب شافی پس بے شک وہ تیری آنکھ کا پردہ کھول دیگا اور اوس مرض سے جو تجھکو اذیت دیتا ہے شفا دیگا اور تجھکو اوس سے عقل سلیم و فہم مستقیم حاصل ہوگی پس اوس سے کل وسوسے جو تیرے قلب کو پریشان کرتے ہین زائل ہو جائینگے پس وہ شفا ہے اون چیزون کے لیے جو سینون مین ہین پس سمجھ اور غور کر اور انصاف کر اور کجروی نہ کر یہ وہ ہے جو میرے لیے اس مقام پر آسان ہوا با لہام بادشاہ بزرگ دانا اور حمد خدا کے لیے اول و آخر ظاہر و باطن مین ہے اور سلام اوس کے رسولون پر رات دن بلکہ ہر گھڑی تمام ہوے یہ اوراق چند گھڑیون مین ۱۲